ISSN No. 2394-9996

New Vision

Multi Language Research Journal

January 2015

Anjuman Ishat -e- Taleem Beed's
Milliya Arts, Science & Management Science College,
Beed- 431122 (Maharashtra)
E-mail.ID : newvisionjournal@gmail.com
Website : www.milliyasrcollege.org

Scanned by CamScanner

Sr. No.	Paper Name	Name	Page No.
(27)	Hassanul Hind Maulana Azad Ali Bilgrami Hyat-o-Khidmat	Dr. Abdus Shakoor Quasmi	125
(28)	"Tanqueed Behtar Se Behtar Adab Takhlique Karti hein"	Principal Dr. Syed Aqueela Gous	129
(29)	Insaniyat Ka Paikar – Zakir Husain	Dr. Ashraf Javed	135
(30)	"Tanqueed Aur Uska Fann"	Dr. Syeda Shahenaaz Parveen	142
(31)	"Naqqad Ke Fraiz"	Prof. Momin Jaleel Masood	147
(32)	"Adabi Tanqueed Ki Tadrees"	Prof. Syed Fareed Ahmad Nahri	152
(33)	"Dr. Zakir Hussain Aazad Hindustan ki Hamageer Shaksiyat"	Dr. Maqbool salim	155
(32)	"Dr. Allama Iqbal Aur Wajood-e-Zan"	Dr. Syed Asfiya Zakriya Madani	163
(33)	"Hazrat Maulana Muhammed Manzaur Nomani"	Dr. Abdul Samad Nadvi	167
(34)	"Faiz Ek Pyami Shair"	Prof. Shaikh Abdul Rauf	171
(35)	"Nazir Ahmed Ki Novel Nigari"	Prof. Aaliya Kauser	177
(36)	"Hindustan Mein Masnavi Ka Agaz"	Prof. Qureshi Ateeq Ahmed	182
(37)	"Seemab Akbarabadi bahaisiyat-e-Shaer"	Prof. Aafiya Uzma	186
(38)	"Afsana Kali Raat" Ka Tajziyati Mutalea	Dr. Qamrunnisa	191
(39)	"Tanqueed Yani Fann pare Ka Hamageer Jaiza"	Prof. Ansari Masood Akhtar Nadvi	197
(40)	Afsana "Zarkhareed" Ka Tahezibi wo Ma'ashrati Tajziyati Mutaalea	Prof. Mujahid Ansari	201

Scanned by CamScanner

New Vision

ISSN No. 2394-9996

حسان الہند میر غلام علی آزاد بلگرامی حیات وخدمات

Hassanul Hind Meer Gulam Ali Azad Bilgrami, Hyat-o- Khidmat

Dr. Abdus Shukoor
H.O.D., Dept. Arabic
Milliya College, Beed

میر غلام علی نام آزاد تخلص تھا۔ سید محمد صغریٰ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کے مرید تھے اور سلطان التمش کے دربار سے تعلق تھا۔ آزاد بلگرامی کا سلسلہ نسب سید محمد صغریٰ تک پہنچتا ہے۔ آزاد بلگرامی نے اپنے نسب کے بارے میں اس طرح لکھا ہے ''آزاد الحسینی نسبتاً والواسطی اصلاً والبلگرامی مولداً اومنشأ والحنفی مسلکاً والچشتی طریقۃ''۔

آپ بروز یکشنبہ ۲۵ رصفر ۱۱۱۶ھ محلہ میدان پورہ بمقام بلگرام پیدا ہوئے آپ نے کتب درسیہ سید طفیل محمد بلگرامی سے پڑھیں جو اس زمانے کے مشہور استاذ تھے۔ عروض و قافیہ اور ادب کی بعض کتابیں میر سید محمد سے پڑھیں جو ان کے ماموں تھے۔ اپنے نانا سید عبدالجلیل بلگرامی سے لغات و حدیث کی کتابیں پڑھیں شیخ حیات سندھی سے مدینہ منورہ پہنچ کر صحاح ستہ کی سند حاصل کی۔ شیخ عبدالوہاب طنطاوی مصری سے مدینہ منورہ میں احادیث کا درس لیا۔ آپ کے آزاد تخلص سے خوش ہوکر شیخ طنطاوی مصری نے یوں فرمایا انت من عتقاء اللہ تعالیٰ۔ شیخ لطف اللہ الحسینی بلگرامی سے اصلاحی تعلق تھا۔

آپ کا شمار مشاہیر علماء ہند میں ہوتا ہے آپ اپنے زمانے کے نحو، لغت، شعر، علم بدیع، تاریخِ سیر وانساب کے عالم بے بدل تھے۔ آپ نے کافی وقت اورنگ آباد میں گذارا اور یہیں پر آپکا انتقال بھی ہوا۔ نظام دکن آصف جاہ کے فرزند ناصر جنگ کو آپ سے خاص تعلق تھا اور سفر حضر میں آپ کو اپنے ساتھ رکھتا تھا۔ ریاست حیدر آباد کی باگ دوڑ جب ناصر جنگ کے ہاتھوں آئی تو اس نے ان کو

بڑے منصب کی پیشکش کی تو آپ نے یہ کہہ کر انکار کیا۔ **هذه الدنیا كمثل نهر "طالوت" غرفة منه حلال" و الزيادة عليها حرام"** یعنی اس دنیا کا معاملہ نہر طالوت کی طرح ہے کہ اس میں سے ایک چلو تو حلال ہے۔ اور اس سے زیادہ حرام ہے۔ مطلب یہ کہ دنیا بقدر ضرورت کافی ہے او ر اس میں زیادہ انہماک نقصان دہ ہے۔

آپ کی تصنیفات جلیلہ:۔

1) ضوء الدراری شرح بخاری، کتاب الزکوٰۃ سبحۃ المرجان فی آثار ہندوستان آپ مشہور و معروف تصنیف ہے۔ تسلیۃ الفواد فی عقائد آزاد (عربی قصائد کا مجموعہ) شفاء العلیل اس میں دیوان متنبی کے نقائص کو بیان کیا ہے۔ غزالان ہند، سرو آزاد، ید بیضاء، خزانۂ عامرہ، روضۃ الاولیاء، اس کتاب میں اورنگ آباد کے مشائخ چشتیہ کے حالات و واقعات ہیں۔ ماثر الکرام فی تاریخ بلگرام یہ بلگرام کے مشائخ اور علماء کے حالات زندگی پر مشتمل ہے۔ "الشجر ۃ الطیبہ" فی انساب السادات، "مظہر البرکات" اس میں سترہ حکایات بطرز مثنوی مذکور ہے۔ "مرأۃ الجمال" قصیدہ نونیہ فی وصف اعضاء المعشو قہ یعنی معشوق کے سراپا شعر میں بیان کیا ہے۔ جس میں تقریباً ڈیڑھ سو اشعار ہیں۔ آپکا فارسی دیوان ۹/ ہزار اشعار پر مشتمل ہے۔ السبعۃ السیارہ عربی اشعار کے سات دیوان ہیں جس میں تقریباً ۱۰/ ہزار اشعار ہیں۔ جس میں زیادہ تر اشعار مدح نبویؐ میں ہے۔

آپ نے آپ ﷺ کی مدح میں جو جدت اختیار کی اور جو شاعری میں آپ کی شان تغزل ہے ہر دور میں آپ کی انفرادی شان ہے۔ آپ کو نظم و اشعار پر قدرت کا یہ عالم تھا کہ ایک پورا قصیدہ ایک دن میں آپ لکھ لیتے تھے جس میں تقریباً ۲۱/ ہزار اشعار ہوتے۔ گویا معانی اور اشعار آپ کے سامنے صف باندھے کھڑے ہیں اور آپ ان کو منتخب کئے جا رہے ہیں۔ آپ نے حج بیت اللہ اور سفر طائف کے بعد اورنگ آباد کو مستقل اپنا مسکن بنایا آپ کے سفر حج کی تاریخ "عمل عظیم" سے نکلتی ہے۔

بقول علامہ شبلیؒ آزاد پہلے شخص ہیں جنہوں نے ہندوستان کے علماء اور ارباب علم و فن کے

Scanned by CamScanner

حالات قلمبند کئے۔ آزاد بلگرامی نے عربی اور فارسی دونوں زبانوں میں شاعری کی اور اس کا اظہار خود انہوں نے اپنے اشعار میں کیا ہے۔

جز تو آزاد ندیدم کسے بایں حسن و ادا
شعر گوید بزبان عربی و عجمی

آپ کے علم و فضل شعر و سخن میں مہارت کا ایک زمانہ قائل تھا جس کا یقین آپکو بھی ہو چلا تھا۔

زصاحبان سخن کیست ہمچومن آزاد
کہ در بلاد عرب نیز گشتہ ام مشہور

مگر اس کے باوجود آپ تواضع اور حسن اخلاق کا پیکر تھے۔ حاکم لاہوری نے کئی بار آپ سے ملاقات کی وہ آپ کے حسن اخلاق کے معترف تھے۔

غزل گوئی میں ان کا خاص اسلوب ہے جس تک دوسرے اصحاب فن کی رسائی مشکل ہے
آزاد بلگرامی کی شاعری میں مدحت رسول کا ہی وہ درخشاں پہلو ہے جسکی بناء پر علماء مکہ معظّمہ نے آپکو ''حسان الہند'' کا خطاب دیا۔ آپ کے مدحیہ قصیدے کے چند اشعار یہ ہیں:

من ای ناحیة مجیئك یاصبا
ان جِئت من وادی العقیق فمرحبا
انا یانسیم علی نوالك شاكر
شرفتنی متفضلا مجتبا
هو افضل الرسل الكرام جمیعهم
واجلهم قدرا وارفع منصبا
هو صاحب التبلیغ اوتی حكمة
اُتی اولی الالباب دینا اصوبا

(مختار دیوانِ آزاد)

ترجمہ :۔ اے صبا تو کس سمت سے آئی ہے اگر تیری آمد وادی عقیق کی جانب سے ہے تو خوش آمدید۔اے نسیم صبا! تیری نوازش پر میں مشکور ہوں تو نے مہربانی کر کے اور مجھ پر اپنی نظر انتخاب ڈال کر مجھے شرف یاب کیا۔آپ کو تمام ہی معزز رسولوں میں افضلیت کا مقام حاصل ہے اور قدر و منزلت اور جاہ و منصب کے اعتبار سے سب میں نمایاں اور برتر ہیں۔

آپ دعوت و تبلیغ کے ایسے علمبردار ہیں جسے حکمت کی دولت سے نوازا گیا ہے آپ نے عقل و سمجھداریوں کو دین برحق کا عطیہ دیا۔عشق و عاشقی کے نشیب و فراز اور ھجر و وصال کے احوال و کوائف کی جو تصویر کشی آزاد کی شاعری میں ملتی ہے وہ آپ کی شاعری کا نشان امتیاز ہے۔مثلاً

فشان المحب عجیب فی صبابته

الھجر تقتله و الوصل یحییه

لولاه ماشاقه عرف الصباسحرا

ولم یکن بارق الظلماء یشجیه

عاشق کا حال حالت عشق میں عجیب ہوتا ہے فراق اُسے مارڈالتا ہے اور وصال اُسے زندہ رکھتا ہے۔

اگر ایسا نہ ہوتو صبح کے وقت بادصبا کی خوشبو اس پر شاق نہ گذرے اور نہ تاریکیوں کی کرن غمزدہ و محزون بنائے۔

آپ کا ۱۲۰۰ھ میں اورنگ آباد میں انتقال ہوا۔اور خلدآباد میں آپ مدفون ہیں۔''آہ غلام علی آزاد'' سے تاریخ وفات نکلتی ہے۔

حوالہ جاتِ کتب:۔

۱۔نزھۃ الخواطر مصنفہ مولانا عبدالحیؒ (صفحہ ۲۰۲ جلد۔۶)

۲۔ماہنامہ برہان (نومبر ۱۹۷۸ء)

۳۔ماہنامہ برہان (مارچ ۱۹۹۱ء)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Scanned by CamScanner